یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے۔

R.L. No. 352

اخبار اہلحدیث

امرتسر

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ
والیان ریاست سے ... للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... عہ
چھ ماہ کے لئے ... عہ
ممالک غیر سے سالانہ ... عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت بتعداد ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونا چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات ... کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

نمبر ۲۶ | امرتسر ۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء | ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ ہجری المقدس | جلد ۳

معذرت | خلافت کا مضمون آئندہ درج ہوگا۔ انشاءاللہ۔

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

| یہ ایک مثل ہے کہ جب بلی تنگ آتی ہے تو ستون کو نوچنے لگتی ہے

یہی حال آج کل ہماری قادیانی پارٹی کا ہے۔ جب سے اہلحدیث میں انکا تعاقب شروع ہوا ہے۔ کئی ایک پہلوؤں سے انہوں نے اس مثل کو پورا کیا ہے۔ مگر خدا کے فضل سے ایک بھی نہیں چلا۔ اب ایک تازہ مکر نکالا ہے۔ ۱۰ اپریل کے الحکم میں ایک مضمون نکلا ہے جسکا عنوان ہے "اہلحدیث امرتسری سے استفسار" ہم نے جب اس عنوان کو دیکھا تو خیال ہوا کہ شاید کوئی معقول سوال ہوگا۔ مگر افسوس کہ زنگ آلودہ قادیانی مشین میں کبھی معقول بات کا خیال "چھلنی کو دستوں سے ماس کی تلاش" بیشتر ہوا معقول ہو یا نامعقول جواب تو دینا ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

اہلحدیث امرتسری سے استفسار | قبل ازیں ہم نے ثناءاللہ امرتسری کو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کے سوال نمبر ۲۴ کے جوابات بغرض تحریر جواب بجواب بھیجا تھا جنکو آج تک فاضل صاحب نے ہضم کر کے ڈکار تک نہ لیا پھر ہم امرتسری ٹھیکہ دار سے مطالبہ اس مضمون کے جواب کا کرتے ہیں۔

اور وہ امور اور استفسارات پیش کرتے ہیں۔ دیکھیں کہ ایمانداری سے انکا بھی کوئی جواب دیتے ہیں یا حسب عادت خود دم سادھ لیتے ہیں۔

سنئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۳ پر یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ "میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناءاللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں ...

یہ مضمون وفات مسیح کے متعلق تھا۔ چونکہ میں تحقیق جان چکا ہوں کہ مرزائیوں کو وفات مسیح کے متعلق مباحثہ کرنا بالکل بے سود ہے۔ بلکہ تضیع اوقات ہے اسلئے جواب نہیں دیا۔ کیونکہ وفات مسیح سے مرزا کے صدق و کذب کو کوئی بھی تعلق نہیں۔ مرزا صاحب کا صدق یا کذب تو انکی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی رسالہ شہادت القرآن کے صفحہ ... پر یہی لکھتے ہیں کہ میری پیشگوئیوں کو دیکھو پھر نہیں معلوم مرزائی لوگ ایسے بیہودہ اور فضول مسئلہ کو کیوں پیش کرتے ہیں۔ اور پیشگوئیوں کی تحقیق سے کیوں بھاگتے ہیں جیسے عیسائی تثلیث سے اور آریہ نیوگ سے۔

بعینہ یہی حال مرزائی کا مضمون مندرجہ بدر ۲۶ اپریل کا جواب بھی یہی ہے۔ (اہلحدیث)

۲۰ اپریل کے پرچہ میں چھپی ہو۔ ایکی جواب ... [illegible]

... ح کر ہونگے ۔

میں ہی جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو گا (اتمام الحجۃ صفحہ ۱ سطر ۸)
پھر آگے چلکر تحریر فرمایا ہے "اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کی رو سے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس آج میں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے ان کو اجازت ہے کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے" صفحہ ۱۲ سطر ۱۵

"مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو یہ بات خود آزمالیں۔ آنحضرت غلام دستگیر نے کیا کام کیا" "کیونکہ وہ خود ہی اس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں" صفحہ ۱۸-۳۲ سطر ۲۰
"مباہلہ کی بھی درخواست فرمادی ہے کہ ... اگر اس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائیگا تو ضرور وہ (ثناء اللہ) پہلے مریگا"

یہ عبارات صاف طور پر اپنا مدعا و مطلب بیان کر رہی ہیں۔ کہ حضرت اقدس نے لوگوں کی زبانی بھی سنا ہے کہ ثناء اللہ ایسے مباہلہ کے لئے مستعد ہے اور خود ثناء اللہ کے دستخطی تحریر بھی ملاحظہ فرمائی ہے کہ وہ ایسے مقابلہ کے لئے طیار ہے۔ نیز یہ بھی ان سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بڑی فراخ حوصلگی سے ایسے مقابلہ کو منظور فرما لیا ہے اور ثناء اللہ کو اجازت بھی دیدی ہے۔ کہ وہ ضرور ایسے میدان میں نکلے اور یہ بھی علی الاعلان فرما دیا ہے کہ اگر ثناء اللہ اس چیلنج پر آمادہ ہو گیا تو ضرور پہلے مر جائیگا۔ اب اسکا جواب بصورت اقرار سنندہ ذیل ہونا چاہئے تھا۔ کہ بیشک میں (ثناء اللہ) اس مقابلہ کے لئے طیار ہوں اور اشتہار حسب تصریح مندرجہ صفحہ ۱۱ (اعجاز احمدی) شایع کرتا ہوں؟

غنیمت ہے کہ جو جواب اہلحدیث کی طرف سے اس غلط گوئی کا ہونا تھا وہ اس مضمون نے خود ہی لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اور بصورت انکار یہ جواب ہوتا (۱) کہ میں نے آج تک کبھی ایسا ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ نہ کسی کے سامنے یہ ذکر آیا۔ مرزا صاحب نے کس سے سنا ہو اس کا نام بتلادیں ورنہ یہ غلط بیانی تصور ہوگی۔
(۲) میری کوئی تحریر دستخطی نہیں ہے جس میں میں نے ایسے مقابلہ کے لئے مستعدی دکھلائی ہو۔ اگر میری ایسی تحریر ہو تو مرزا صاحب پیش کریں۔ ورنہ یہ بھی جھوٹ سمجھا جاویگا"

پس اب بھی یہ مرید بھی دستخطی ہیں کہ یہ سب کچھ کارستانی تمہارے پیر مغاں کی ہے جس نے سب سے اول خدا پر افترا کیا اس کے بعد اس کے رسولوں پر ... بعد مولوی اسماعیل مرحوم علیگڑھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری پر بہتان باندھا کہ وہ میرے ساتھ مباہلہ کرکے مر گئے۔ جنکا ثبوت دینے پر حضرت کو پانسو روپیہ کا انعام ملتا ہے اور مرزائیوں کو ۲ سو کا اشتہار ہے۔ لیکن افسوس کہ ؎

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

اب یہ نیا شگوفہ خاص میری ذات سے متعلق ہے۔ پس اگر تم اپنے باپ کے سپوت اور پیر کے مخلص مرید ہو تو میری تحریر بحرف بحرف کرشن جی سے شایع کراؤ۔ پھر ایک عام مجمع میں جو تمہاری خاطر قادیان کے قریب بٹالہ ہی میں کیا جائیگا۔ اس تحریر کا معائنہ ہوگا۔ اس سے بعد جواب دونگا۔ لیکن یاد رکھو ایسی تحریر کو میری دستخطی نہ ملیگی بلکہ یہ سب کرشمہ اسی دجال اکبر کے ہیں جسکی شان میں بالکل صحیح ہے ؎

جفا جو۔ سنگدل۔ بے رحم۔ کاذب ٭ لقب جتنے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو۔

پس تمہارا پہلا فرض ہے کہ تم اپنے بوڑھے باپ کی اور اپنے پیر مغاں کی عزت بچالو ورنہ دنیا جان جائیگی۔ کہ قادیانی مشن میں بجز اس کے کچھ نہیں کہ ؎

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جا

ویدوں کی ابتدا

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اہلحدیث مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں ایک مضمون نکلا تھا۔ جو دراصل آریہ اخبار پرکاش میں آریوں پر سوال کیا گیا تھا۔ اسکا جواب اخبار مذکور میں ایک آریہ صاحب نے دیا ہے آج ہم اس سارے مضمون کو مع جواب اپنے ناظرین کے لئے درج کرتے ہیں اخبار مذکور میں بھی چھپا ہے امید ہے اس میں بھی درج ہو جائیگا۔

اسلامی سوال کا جواب

آپ کے تبلیغی اخبار میں سوال کالم کا کھلنا ہی تھا کہ دھڑا دھڑ بحث شروع ہوگئی۔ تعجب ہے کہ جب سوال کالم محدود اور مقصد ہے تو ایک ہی وقت میں بابت سے مضامین پر کیونکر بحث ہو سکیگی۔ لالہ رادہا کشن صرف لالہ اکشیر کا ... مہیال کے ساتھ ایک مضمون پر مباحثہ شروع ہوا تھا بہتر ہوتا کہ اس مضمون کے متعلق کل تحریرات نکل چکتیں تو پھر کسی دوسرے مضمون پر بحث اٹھائی جاتی۔ لیکن ابھی تک تو انکی وہمی الفس کشی کا خاتمہ بھی نہیں ہوا کہ لالہ رادہا کشن بائبل کے باب پیدائش پر تلاش کرکے آدم اور حوا کی فلاسفی پر بحث کرنے لگ گئے۔ ناظرین اسبعد اس قسم کے سوادوں سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ابھی تک ایک مضمون پر بحث جاری ہے اور اس کے ختم ہونے پر جب کوئی صاحب آورا

لہ غلطی ہو گئی ایک پرچہ پرکاش کے خالی بھی گذری ہیں۔ (اہلحدیث)

نیچری کی بھول
مصنفہ بابو [illegible]
سوامی جی بانی کی غلطیاں نمایاں کرکے دکھائی ہیں۔ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے
قیمت ۸ آنہ
ترک ویدیزم ۱ آنہ
ترک ویدیزم ۲ آنہ
دونوں کتابوں میں بابو صاحب نے آریہ مت چھوڑنے کی وجوہات لکھی ہیں۔
مینیجر
اہلحدیث امرتسر

متعلقہ انکار پر بحث اُٹھانے کا قصد کرینگے تو اُسوقت تک لالہ رادھاکشن کا مضمون مطبوعہ ۲۷ مارچ ناظرین کے دماغ سے مفقود ہو چکا ہوگا۔ اور یہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ دونو انکاروں پر ایک ساتھ بحث ہو سکے کیونکہ اخبار میں اتنی گنجائش کہاں؟ لیکن خیر بہاشد بہر حال لالہ رادھاکشن کے ساتھ ہاتھ ملا چکے ہیں اسلئے اُن سے وہ خود ہی نپٹ لیں گے۔ میں اسوقت اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ جن کی طرف سے اسلامی سوالات آپ کے ۲۷ مارچ کے پرچہ میں شائع ہوئے ہیں کچھ گفتگو کروں۔ میرے خیال میں مولوی ثناء اللہ کے لئے بھی یہی مناسب تہا کہ وہ اپنے سوالات اُس وقت پیش کرتے جبکہ قرآن کی الکرت نفس کشی پر بحث ختم ہو لیتی۔ لیکن چونکہ وہ اپنے سوالات پیش کر چکے ہیں۔ اسلئے اُنکا جواب دینا لازمی ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے سوالات پیش کر چکنے کے بعد خوف ظاہر کیا ہے کہ آریہ سماج کی طرف سے آئندہ کسی قسم کے حملے ہونگے۔ سو انکا یہ خوف بے بنیاد نہیں ہے۔ کیونکہ جبتک سے دل پاک نہ ہو۔ جب وہ خود سوالات کے شروع میں ہی آریہ سماج پر چوٹیں کرنے سے باز نہیں رہ سکے۔ تو آریہ سماجیوں کے حملوں سے وہ کیوں خائف نہ ہوں۔ مولوی صاحب کے لیکچر کو بغور پڑھا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ وہ شروع میں ہی آریہ سماج پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ پہلے تو آپ فرماتے ہیں کہ "شاید کوئی کان حق شنو اور کوئی دل حق جو نکل آئے" جس کے معانی یہ ہیں کہ وہ آریہ سماجیوں کو عام طور پر حق شنو اور حق جو نہیں سمجھتے۔ جو اُن پر نہایت ہی بے رحمانہ حملہ ہے۔ دوسرے مقام پر آپ یوں رقمطراز ہیں کہ "یہ تو میں نہیں پوچھتا کہ ویدوں کے لانے والے کون تھے۔ کیونکہ سالہا سال کا تجربہ بتلا رہا ہے کہ اس کا جواب آریہ سماج کے پاس کچھ نہیں"۔ اس لئے اس سوال کا پیش کرنا خواہ مخواہ کی تضیع اوقات ہی تہا۔ اس کے جواب میں اگر یہ کہا جائے کہ مولوی صاحب نے صریحاً ایک جھوٹا الزام آریہ سماج پر لگایا ہے۔ تو شاید مولوی صاحب کی دلآزاری ہوگی۔ اسلئے صرف اتنا کہنا کافی ہوگا۔ کہ مولوی صاحب کا یہ خیال بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ آریہ سماج ملہمان وید کے نام ہر وقت بتانے کیلئے تیار ہے۔ جس شخص نے ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کیا ہو وہ اس معمولی سوال کا جواب نہایت ہی تسلی بخش دے سکتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ جب مولوی صاحب ستیارتھ پرکاش کے مطالعہ کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ تو وید اُتپتی کا حصہ اُن کی نظر سے کیونکر غائب ہو گیا ہاں اگر پیدائش وید کے متعلق ستیارتھ پرکاش کے لیکچر کا مطالعہ فرمائیں

تو اُن پر ملہمان وید کے نام بخوبی روشن ہو جائینگے۔ مگر یہ تو اُنکا تجاہل عارفانہ ہے۔ اُن کو تو آریہ سماج پر حملہ کرنا مقصود تہا۔ سو اونہوں نے کر دیا۔ لیکن اگر مولوی صاحب کا تجربہ کچھ اسی قسم کا ہو کہ کسی چیز کی موجودگی پر بھی وہ اُس کی وجود سے انکار کرتے ہی رہیں گے۔ تو اُن کے سوالات کے جواب دینے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ ہاں اگر اونہیں حق و باطل کا فیصلہ منظور ہو اور تعصب اور ہٹ دہرمی سے کام نہیں تو اُن کی تسلی کرنے کی کوشش کیجائیگی۔ ایسی صورت میں لازم ہے کہ وہ ادہر اودہر کی باتوں کو چھوڑ کر صاف طور پر سوال کریں۔ اُنکی یہ دہمکی کہ "جواب میں مجیب نے جو شق اختیار کی اُسپر اعتراض ہی ہوگا" سراسر بے سود ہے کیونکہ اونہیں اعتراض کرنے سے کوئی نہیں روکتا۔ علاوہ اس کے مجہے یہ بڑی حیرانی ہے کہ مولوی صاحب اپنے سوالات پیش کر چکنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "ابہی اصل سوال انکا باقی ہے" میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو کسی نے اصل سوال پیش کرنے سے منع کیا ہے۔ یا آپنے اُسکو بطور توپ کے گولے کے بعد میں چہوڑنے کے لئے رکھا ہوا ہے؟ کیا اس سے بہی کوئی دہمکی مقصود ہے؟ اگر آپ حق و باطل کے فیصلہ کے طالب ہیں تو کیوں نہیں اصل سوال ہی پیش کرتے تاکہ آپ کے تمام سوالات کے جواب اکٹہے دیئے جا سکیں۔ میں مولوی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ خود حملوں سے اجتناب کرینگے۔ تو آریہ سماج کی طرف سے اُن پر کسی قسم کا حملہ ہرگز نہیں ہوگا"

مسلمان بہائیوں کا سچا خیرخواہ ہرچرنداس شرما ایم اے۔

اسلامی جواب

ڈیر اڈیٹر تسلیم — ۱۰ اپریل کے پرکاش میں میرے سوال کا جواب نکلا۔ مگر چونکہ میں سفر میں تہا۔ اسلئے ۲۲ کو آکر دیکہا۔ مجیب صاحب بی اے نے اپنے مضمون کا نام جواب تو رکہا ہے۔ مگر ناظرین خود ہی بتلا سکتے ہیں کہ میری کس بات کا جواب ہے۔ پہلے تو آپ لکہتے ہیں کہ "مولوی ثناء اللہ کو چاہئے تہا کہ اپنے سوالات اُسوقت کرتے جبکہ قرآن کی نفس کشی کی بحث ختم ہو لیتی" کیوں صاحب یہ مجیب واجب کیوں کیا جاتا ہے۔ اگر ایک بحث کے دوران میں دوسری بحث کو درج کرنا منع ہے تو آپ کو ایڈیٹر کا فرض تہا کہ میرے سوالات کو شائع نہ کرتے [illegible] مباحثوں کا [illegible] ہم مسلمانوں کو اُس بحث سے کوئی سروکار نہیں پھر آپنے ملہمان وید بتلانے کا بڑا ادعا کیا ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ آپنے میرا مطلب نہیں سمجھا جناب من! آپ یہ خیال کر سکتے ہیں؟ کہ ایک ایسا امر جو آریہ سماج کے بڑے بڑے مباحثوں میں متنازع ہوا ہو۔ آریہ سماج کے [illegible] واقف ہو۔ کہ

ahmadimuslim.de

آریہ سماج ملہمان وید کے نام اگنی۔ وایو وغیرہ بتلایا کرتا ہے۔ میرا مطلب صرف نام پوچھنے سے نہ تھا۔ بلکہ اُن ناموں کے ثبوت سے تھا۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ "مجھے بڑی حیرانی ہے کہ مولوی صاحب اپنے سوالات پیش کر چکنے کے بعد فرماتے ہیں۔ کہ ابھی اصل سوال انکا باقی ہے۔ آپ کو کسی نے اصل سوال پیش کرنے سے منع کیا ہے"

جناب من! کسی آدمی نے تو منع نہیں کیا۔ البتہ علمی قواعد نے منع کیا تھا۔ آپ ہی اپنی اصول اقلیدس آپ کو خوب یاد ہوگی۔ جبتک اصل موضوعہ نہ بیان ہولیں یا جبتک ایک شکل نہ بیان ہولے۔ دوسری کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح میرے اصلی سوالات کو اس سوال سے نسبت ہے جسکا جواب دینے کو آپ اُٹھے مگر کچھ بھی نہ دیا۔

خیر میں آپکی خاطر اصل سوال ہی پیش کئے دیتا ہوں پس غور سے سنئے! مگر اس سوال کو مختصر لفظوں میں پھر دہرا دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو اصل مضمون مستحضر ہو جائے۔

ویدوں کے نزول کے وقت زبان (سنسکرت) مقدم تھی یا ویدوں کا الہام؟ اگر زبان مقدم تھی تو آریہ سماج کا اصول کہ سب علموں کا مخزن وید ہیں غلط ہوا۔ کیونکہ زبان مقدم ہے جسمیں ملہمان وید اپنے الہام کو اظہار کرتے تھے۔ اور اگر زبان (یعنی سنسکرت جو کہ اس وقت تھی) مقدم نہ تھی بلکہ ویدوں کے الہام ہی سے زبان جانی گئی تو سوال یہ ہے کہ ویدوں کے ملہموں نے ویدوں کو کیسے سمجھا ہوگا۔ اگر ایشوری گیان اور تفہیم سے سمجھا تھا تو سامعین کو جو اس وقت بقول سوامی دیانند جی ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ کیسے سمجھایا ہوگا۔ پس آپ مہربانی کرکے ادھر ادھر کے الاہنے چھوڑ کر اصل سوال کا جواب دیں مگر پہلے اس بات کے اقرار سے کہ زبان مقدم تھی یا الہام۔

یار زندہ صحبت باقی

آریوں کا بہی خواہ ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) امرتسری

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

قرآن مجید کہ جو مسلمانوں کو عقیدہ میں کلام ربانی ہے اور ہم تو بحیثیت مسلمان یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ ہمارے اسی عقیدہ کو قائم رکھے وہ زبان عربی میں ہے اور علماء یورپ کی حالت یہ ہے کہ عربی زبان جاننے والے ولایت میں بہت کم تھے۔ اور اس لئے بہت کم لوگوں میں صلاحیت قرآن مجید کے سمجھنے کی تھی۔ اس صدی کے قبل جو صدی گذری۔ اسمیں علماء یورپ نے عربی زبان کی طرف توجہ کی اور اب جرمن کے ملک میں خصوصاً بہت سے علمائے جرمن عربی دان ہیں۔ اور عربی زبان کی کتابوں کی بہت قدر ہے۔ خصوصاً قدیم کتب کی بہت تلاش ہے اور اس کی فراہمی میں کوشش کر رہے ہیں۔ گیٹی ایک بڑا جرمن فلسفی نپولین کا معاصر تھا۔ اور یہ عربی مطلق نہیں جانتا تھا۔ اس نے قرآن کے ترجمے کو لیٹن زبان میں جو پیرس پر سیجی ٹیرین ونسکون نے کیا تھا پڑھا۔ یہ فرقہ سخت متعصب نصرانی تھا اور ترجمہ میں انواع فطور کئے تھے گیٹی لکھتا ہے کہ جب ہم نے اسکو پہلی مرتبہ پڑھا تو میرا جی بہت گھبرایا کہ یہ ایک عجیب غیر مسلسل کتاب ہے۔ اس کے بعد میں نے ایکدفعہ پھر غور سے پڑھا۔ تب میری گھبراہٹ ذرا کم ہوئی۔ تیسری دفعہ میں نے اس کو بڑے غور وخوض سے پڑھنا شروع کیا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ ایک بڑی عظیم الشان کتاب ہے۔ اسی رائے گیٹی کو روڈول نے اپنے ترجمہ قرآن کا عنوان کیا ہے۔ ہیوز نے ایک لغت مصطلحات شرعیہ اسلام پر لکھی ہے اس میں لفظ قرآن بھی آیا ہے۔ تحت میں اس لفظ کے چند علماء کی رائے لکھ چھاپی ہے۔ اسٹین گیس ایک بڑا عالم عربی زبان کا لکھتا ہے۔ کہ جب گیٹی قرآن کا ترجمہ لیٹن زبان میں پڑھکر متاثر ہوا اور وہ وہ شخص تھا کہ جسکی بچپن سے تعلیم مذہب نصرانی کی ہوئی تھی۔ جب اس کے دل پر ترجمہ قرآن نے جو لیٹن زبان میں تھا۔ اس قدر عظمت اور شان قرآن کی پیدا کی تو اُن لوگوں کا حال کیا ہوا ہوگا۔ جن لوگوں نے زبان سے رسول اللہ کے قرآن کو سنا جو اُن کی زبان مادری میں تھا۔ خود قرآن کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ اگر رسول نہیں تھے۔ تو قریب بدرجہ رسالت تھے۔ اسٹین گیس بھی خود نصرانی ہے۔ اور اس کے دل پر بھی نقش مسیحائی ایام طفولیت سے جما ہوا تھا۔ باایں ہمہ اس نے رسول اللہ کو ایک سچا نیک نیت آدمی خدا کی راہ بتلانے والا سمجھا۔ اس کے تو بالاتفاق لوگ قائل ہیں کہ سورہ فاتحہ اور سورۂ نور کا جواب کسی کتب مقدسہ میں نہیں ہے۔ اب میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کی جو یہ آیت ہے کہ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اس نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ رسول اللہ کی ذات مقدس باعث رحمت کی عالم پر ہوئی۔ ناظرین کتب تاریخ پر نظر ڈالیں گے۔ تو یہ بات بخوبی ثابت ہو جائیگی۔ کہ حقوق انسانی رومیوں کے وقت میں ساسانیوں اور کیانیوں کے وقت میں کیا تھے اور اسلام نے کس آسانی کے ساتھ عرب میں اور ان ملکوں میں جن کو فتح کیا بدلے۔ میں تفصیل اس کو پیچھے عرض کرونگا۔ اس وقت ایک ادنیٰ سا امر گذارش کرتا ہوں کہ انگلستان کو جو بڑی سولائیزڈ قوم ہے اُس کو بارہ سو برس کے بعد اپنے قانون موجودہ (یعنی بعد از [illegible]) [illegible] جب اس قانون پر اعتراض ایک بڑے فلسفی نے انگلستان کے کیا اور اپنے اعتراض میں کامیاب ہوا۔ بالآخر منسوخ کرنا پڑا۔ میرا دعویٰ اس تحریر میں یہ ہے کہ یہ آیت قرآنی کہ ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وہ جملہ ہے کہ جس کی نسبت اگر یہ نہ قبول کریں کہ حضرت جبرئیل باری تعالیٰ کے یہاں سے رسول اللہ کے پاس لائے

ahmadimuslim.de

یہ تو ضرور قبول کرونگا۔ کہ یہ جملہ پیشگوئی کا ہو اور ضرور ملہم بالغیب ہو کیونکہ یہ وہ پیشگوئی کرتا ہے۔ جس کے قائل سب مورخین ہیں کہ رسول اللہ کی ذات اقدس کی بدولت جو کچھ بھلائیاں مخلوق کے ساتھ ہوئیں۔ وہ سب بنا اُس کی ہیں جن کی بنیاد پر لوتھر نے اصول مذہب عیسائی میں تغیرات کئے۔ اسکوٹ اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ایک سو انیس میں لکھتا ہے

It is accorded to every seeker after truth the inestimable privilege of private interpretation and individual opinion, an inherent right of man refused by Christianity until the time of Luther, who on account of his advocacy of this innovation was himself denounced as a Mohammadan, & in certain countries of Europe not asserted until the seventeenth century, except in secret and under the threatening shadows of the stake and the scaffold.

ملخص اس عبارت کا یہ ہے:-

اسلام نے ہر اشخاص کو جو تلاش کرنیوالے تھے گویا یہ حق دیا ہے کہ خانگی طور سے اپنا مطلب لگاویں اور اپنی رائے قائم کریں۔ یہ فطرتی حق انسان کا تھا کہ جسکو مذہب عیسائی نے ہر شخص پر بند کیا تھا۔ یہانتک کہ زمانہ لوتھر کا آیا۔ اور اس نے جو اس معاملہ میں تقریریں کیں تو اسپر الزام مسلمان ہونے کا لگایا گیا۔ اور چند ملکوں میں یورپ کی سترویں صدی تک کسی شخص کو مجال اس کے کہنے کی نہیں تھی۔ دوسرا جملہ سکوٹ کا یہ ہے کہ اسلام نے تجرد کو منع کیا اور دو سو برس تک بعد رحلت رسول اللہ کے فقیر اور درویش اسلام میں نہیں تھے۔ اسلام نے کسی قدر پرانے زمانے کی قواعد کو رکھا۔ مگر جو بری تھے انکو نکالدیا اور جو بھلے تھے انکو رہنے دیا۔ اسلام نے مذہبی خیالات اور مذہبی باتوں سے قوم کو عقیدت مند کیا۔ خانگی مہمان نوازیوں کا تمام مخلوق کو پابند کیا۔ [illegible] ہر شکل و صورت سے متمتع فرمادیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا پرستوں

کے دلوں میں عزت رحم انصاف اور خدا کے عظیم الشان ہونیکا خیال جما۔ اسکوٹ صفحہ ۱۱۶ جلد اول میں لکھتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا خیال واجب الوجود کی عظمت کا ایسا ہے کہ جس تک کسی کا خیال نہیں پہونچتا ہے۔ جب اُس کی ذات اُس کی مخلوق کے اوپر ہے تو جو تعریف اُس کی باوجود خواہشیں اُس کے پاس پیش کیجاتی ہیں۔ وہ بلا وساطت کسی کے یا کسی نبی ذات والے کے جسکو جس کے لئے کوئی حقوق قائم ہیں۔ اب ملاحظہ فرمایا جائے کہ اس مصنف نے کس قدر انصاف کو راہ دی ہے اور اُس کی خوبیاں کن لفظوں میں لکھی ہیں اسی صفحہ کی دوسری دفعہ میں لکھتا ہے۔ کہ اسقدر سرگرمی کے ساتھ باری تعالیٰ کے قوی اور قادر مطلق ہونیکا خیال مسلمانوں کے دماغ میں آیا۔ کہ انہوں نے بت پرستی کی بیخ کنی کردی۔ انہوں نے آدم خوری کی بیخ کنی کردی اور انسانی قربانی کو ناجائز کردیا۔ لڑائی کی سختیوں کو ملایم کردیا۔ قوم مفتوحہ کو آزاد کیا۔ اور آئندہ کے حقوق اُن کو اس شرط پر دئیے کہ وہ اسلام قبول کریں۔ اسلام نے اُن قیدیوں پر جنکا کوئی معین نہ تہا تشدد ہونے نہیں دیا۔ اور مقتول کی لاش کو جو ٹکڑے ٹکڑے کیا کرتے تھے موقوف کیا۔ فیوڈل سسٹم (یعنی زمینداری طریقہ) اٹھا کر مخلوق کو آرام پہونچایا۔ عورتوں کی حیثیت کو بلند کردیا۔ اور وہ جو شہوانی طریقہ عورتوں کے ساتھ تعلق کرنے کا ایام جاہلیت میں تہا۔ اسکو مسدود کیا۔ انصافانہ طریقہ طلاق کا بتلادیا۔ اس لئے کہ پہلے عورت کو چھوڑ دینا۔ مرضی پر شوہر کے موقوف تھا۔ زوجہ کو شوہر کی سختیوں اور نا انصافیوں سے بچایا۔ بچوں کو مار ڈالنے کی جو رسم جاری تہی۔ اسکو بالکل مسدود کالعدم کردیا۔ شراب اور ہر قسم کے نشے کو موقوف کیا۔ اگرچہ غلاموں کا رہنا جائز رکھا۔ مگر غلاموں کی حیثیت بڑھانے کے لئے بہت کچھ کیا۔ غلام اپنے آقاؤں سے بے تکلف تھے اور آقاؤں سے پدرانہ سلوک پاتے تھے۔ غلاموں کی آزادی نہایت محمود کی گئی تہی اور یہ نہایت عمدہ گناہوں سے بچنے کی چیز تہی۔ یہ ایک ضروری امر مسلمانوں کے لئے قائم کیا گیا کہ وہ انکسار کریں اور مرضی باری تعالیٰ پر رضا و تسلیم اختیار کریں۔ وہ قاعدہ عرب میں جو خون کے عوض خون کا تہا۔ یعنی اگر کسی قبیلے کے کسی فرد نے دوسرے قبیلے کے فرد کو مارا تو وہ خون قبیلے کے کل افراد سے طلب کیا جاتا تہا۔ اُس کو یہانتک کمزور کیا کہ وہ بالکل اُٹھ گیا۔ اور صرف قاتل ہی مستوجب سزا ٹھیرا جائداد کو ظلم تہی کے جو قبائل عرب بعوض اپنے خزانہ کے لیا کرتے تھے اُس کو کالعدم کردیا اور جو لوگ تجارت میں تاجروں سے بطور ٹکس بہت کچھ لیا کرتے تھے اسکو موقوف کر کے تاجروں کے نفع پر عشر مقرر کیا تاکہ تجارت بڑھے تاجر سود خوب سزا اُن لوگوں کو دی جو بے انتہا سود کھاتے تھے اور [illegible] تنہا کے قواعد جاری کئے

ahmadimuslim.de

نسبت اسناد اس فرقے کی جماعتوں میں کاروانوں اور مسافروں کو ولائم کرتے تھے۔ خفتنہ جو ایک پرانی رسم تھی اس کو جاری رکھا۔ اور جبکہ یہ ایک نہایت مطہر چیز ہے۔ اسلام اصول کے ساتھ مجموعہ اچھو کا اصل کا ہے۔ اسلام میں ایسا کوئی فرقہ نہیں تھا۔ جو مذہبی امور کو اپنا پیشہ کرتا۔ اور مذہبی کل امورات مذہبی کو انجام دے۔ جیسا کہ مندروں اور معبدوں میں لوگ [illegible] ہیں یا تارک سرور مذہب جنکو نفع اٹھاتے ہیں۔ قرآن پڑھنے والوں کو منع کیا گیا۔ بر اسکا معاوضہ لیں۔ اور مذہبی امورات یا امورات میں ترقی کی خواہش اور جدوجہد کا خیال کرنا ویسا کہ جو عیسائی معبدوں میں موجود ہے وہ سب اسلام سے دور کئے گئے۔ بعض لوگوں نے اپنا مذہب چھوڑنا پسند نہیں کیا۔ اُن کے ساتھ کوئی مخاصمہ نہیں کیا گیا۔ مگر جو لوگ کہ دوسرے مذہبوں کے سردار تھے تو اُن کے حقوق لوگوں سے ٹیکس لینے کے بند کر دیے گئے نوجوان مسلمانوں پر جس حیثیت اور عزت کا ہو۔ یہ لازم کیا گیا کہ وہ لوگوں سے با اخلاق ملے اور باپ کی اطاعت کرے۔ دیکھو صفحہ اکیس اٹھارہ ہسٹری آف دی مورشن امپائر مصنفہ اسکاٹ جو کتاب فلاڈلفیا اور لنڈن میں سنہ ۱۹۰۴ء میں چھپی ہے۔ اب ناظرین سے التماس یہ ہے کہ جو اصول ہمارے بانی اسلام نے قائم کئے۔ انہیں پر عمل ہماری حکمران قوم کا ہے۔ جنکو دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی توجہ اور عنایت سے وہ اصول قائم ہوئے ہیں۔ کہاں ہیں اقوال پیغمبران مرسل کے جو ان اقوال کے عمل اور ان کے مقابلہ میں ہوں۔ اب فرمائیے کہ انہیں اقوال کے اوپر عمل تمام یورپ کا ہے کہ نہیں! اور لوتھر صاحب جو بڑے مجدد اور عیسائی کہلاتے ہیں جب رائے اسکاٹ صاحب کے انہوں نے کل اصول مذہبی اسلام سے لئے ہیں۔ بیچارے اسکاٹ نے اس کتاب کو لکھکر سخت بدنامی حاصل کی۔ اور اسپر علماء یورپ معترض ہیں مگر بقول شخصے سہ تی [illegible] در مذہب مانگ است۔ اسی اصول پر اسکاٹ نے عمل کیا ہے۔ اب ناظرین سے عرض یہ ہے کہ یہی ایک آیت قرآن مجید کی کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کافی اور بس ہے اس بات کے باور کرنے کے لئے کہ رسول اللہ کے پاس حضرت جبرئیل اس آیت کو نہیں لائے ہوں۔ تو بھی یہ ضرور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بالغیب تھے جسکو میرا خیال یہ ہے کہ [illegible] ہے۔ کا عالم مانیگا۔ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی شخص اس کا قائل بھی ہو کہ آپکے معجزے جو آپ کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں۔ وہ سب صحیح نہیں یا سارا قرآن حضرت جبرئیل بارگاہ احدیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک لائے۔ مگر یہ ماننا ضرور ہوگا کہ ابتدا سے آدم تا ایندم کوئی شخص ریگستان میں بلا کسی قسم کی تعلیم کے ایسا پیدا ہوا۔ [illegible] کہ پوپ اور قیصر ایک ذات میں مجتمع ہو۔ پوپ بالمعنی ______ کے اور قیصر بے فوج قیصری حضرات غور کیجیو۔ اگر قرآن باطل

اللہ ہی نے بنایا تو دوسرا کوئی کہہ سکتا تھا جبتک بڑا کاہن یا نجومی نہ ہو کہ میں رحمۃ للعالمین ہونے والا ہوں۔ اس کے بعد سچ تو یہ ہے کہ نہ کسی مولوی کی تفسیر کی حاجت ہے اور نہ کسی محدث کی حدیث کی۔ مسلمان ہونے کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ اپنے صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں۔ اسلام نے نہ کسی کو پریسٹ بنایا نہ کسی کو امام بنایا۔ اب جو جسکا جی چاہے منجا تو یا جسکو چاہے بنا دے۔

انسٹیٹیوٹ گزٹ

بجواب استفسار مندرجہ اہلحدیث نمبر ۲۰ جلد ۳ مطبوعہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء التماس ہے کہ مانعین مولود کی جانب سے صدہا کتب تردید مولود مروجہ میں شایع ہو چکی ہیں چنانچہ ۲۴ میرے پاس موجود ہیں لیکن وہ علیحدہ ایک ہی دو مرتبہ چھپی ہیں فی الحال کسی کا پریس سے دستیاب ہونا محال ہے البتہ رسالہ تردید دافع الاوہام مولوی حاجی علاؤالدین صاحب رامپوری سے مل سکتا ہے اور ایک رسالہ قانون شریعت محمدی مطبع یوسفی دہلی میں چھپا ہے جو مطبع سے مل سکتا ہے اور حال میں ایک ضخیم کتاب انوری پریس لکھنؤ میں شایع ہوئی ہے جسکا نام فتح الموحد ہے یہ ایک جامع کتاب ہے جو تجویز مولد کے تمام رسائل سیف الاسلام وہادی المضلین وذو الفقار قاطع کفار ورد تنبیہ الملحدین وشمشیر براں وردوہابیہ وسیف المسلمین ونبراس الناس وکید لامذہبان وانوار ساطعہ ودافع الاوہام واشباع الکلام وتنقیح عرب ولامع النور وغیرہ کا اسمیں نہایت تحقیق سے جواب دیا گیا ہے۔ بعد پرزور دلائل سے مولد وقیام کا عدم جواز ثابت کیا گیا۔ میرے خیال میں ایسی جامع کتاب ابتک شایع نہیں ہوئی۔ اصل قیمت اسکی ایکروپیہ تھی لیکن جناب مولینا ثناءاللہ صاحب امرتسری دام مجدہ کی سفارش سے ۱۲ مقرر کردی ہے اور حافظ سید سردار حسین صاحب تاجر کتب رائے بریلی بازار گنج سے مل سکتی ہے۔ علاوہ انوار ساطعہ کے دو جواب ہیں ایک کا نام براہین قاطعہ ہے ایک تحفہ ہند میں چھپا ہے اور دوسرا مولوی محمد یحیٰی تاجر گنگوہ ضلع سہارنپور سے مل سکتا ہے اور ڈپٹی امداد اللہ صاحب کی تالیفات بھی مولوی محمد صاحب سے مل سکتی ہیں۔ کلمۃ الحق مطبوعہ کا ملنا اب شاید محال ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو میں نقل کرکے بھیج سکتا ہوں۔

المجیب محمد شیر خاں رائے بریلی

کیا اللہ تعالیٰ کو خدا یا پرمیشور یا گاڈ کہنا جائز ہے

نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امرتسر کے ایک مولوی صاحب نے جو اس سوال کا

[illegible] سے ضرور متحیر ہونگے۔

کارخانہ عطر
اگر آپکو عمدہ
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیا
حنا
مشک
مد تمت

یہاں پر ہم ایک تمہیدی مضمون لکھکر موعودہ جواب مولانا امرتسری کا سنا دینگے

جب نعرۂ اللہ اکبر ہندوستان کے قلعوں کی چار دیواریوں سے گونج نہ اٹھتا تھا اور اسلامی جھنڈا اور ہلالی پھریرا ہندوستان کے قلعوں کی فصیلوں پر لہریا نہ مارتا تھا اس وقت ہندوستان بحیرہ عرب سے خلیج بنگال تک اور بحر ہند سے کوہ ہمالیہ تک کفرستان ہی کفرستان تھا۔ جب لوگوں نے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اور ان الدین عند اللہ الاسلام وغیرہ جیسی آیتوں کو قبول کیا تو اس ملک نے بجائے کفرستان کے "ہندوستان جنت نشان" کا لقب پایا اور چاروں طرف توحید و سنت کی بو پھیل گئی اور ہر فرد بشر احد کا شیدائی اور محمد کا فدائی نظر آنے لگا۔

درمیان میں اہل اسلام ہندوستان کی حالت ردی ہو گئی تھی جسکا اثر ابتک موجود ہے۔ شرک و بدعت میں سب مبتلا تھے۔ توحید و سنت کو بھول گئے تھے۔

اسی زمانہ میں ایک بزرگ جس کے خاندان کو یہ فخر حاصل تھا کہ اپنے خاندان کے سوا کسی دوسرے سے الف بے سے لیکر انتہائی کتابوں تک ایک حرف بھی نہ پڑھا تھا) یعنی مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید محدث دہلوی نے اہل اسلام کی حالت پر رحم کھا کر اصلاح کے لئے بیڑا اٹھایا اور وہ آیات و احادیث مع ترجمہ سنائیں جن سے ان کے کان نا آشنا تھے۔ عوام کا تو کیا ذکر ہو بعض خواص بھی برافروختہ ہو کر انکی مخالفت میں یہ شعر پڑھتے ہوئے کھڑے ہو گئے ؎

ہم بھی ہر سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو ۔ آج دیکھیں کاٹ تیرے ابروے خمدار کا

اور انپر کفر کا فتوی لگایا۔

الغرض یہی وہ ہندوستان ہے جسمیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کافر بنایا اور جب اسکا خمیر زور کر گیا تو گاہ گاہے وقتاً فوقتاً بڑے بڑے اولیاء کبار و بزرگان اطہار کو کافر بنوا کر بھی نہ چھوڑا۔ اب چودھویں صدی میں جناب شمس العلماء شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر کفر کا فتوی لگایا جس پر کہ آپکی کتاب "معیار الحق" کے دیکھنے والے پڑھنے والے اور ترویج کرانے والے سب کو کافر ٹھہرایا۔ مولانا شہید پر ۱۸۲ [illegible] ثابت کرائی۔ ندوۃ العلماء کے شریک و ارکان حتی کہ ندوۃ العلماء کے سیکرٹری پڑھنے والے کو بھی کافر کہدیا۔ ابھی ہندوستان نے مقدمہ ڈلنے میں حاکم وقت کی زبان سے [illegible] کہلوایا کہ "اہلحدیث مسلمان ہی نہیں ہیں"

[illegible] مولوی [illegible] صاحب دہلوی فاضل امرتسری کی یہ ایک تفسیر [illegible]

[illegible] گیا۔

اسی زمانہ میں مولوی صاحب موصوف کے مخالفین سے ایک مولوی صاحب (جو سول عنوان کے مجیب ہیں) نے ایک کتاب لکھی جسمیں یہ اعتراض کیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مباحثہ آریہ میں جو اللہ تعالی کو پرمیشور و ایشور وغیرہ کہتے ہیں اور اسکو جائز جانتے ہیں یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالی کا نام غیر عربی زبان میں لینا جائز نہیں"

مولانا صاحب موصوف صرف علامہ ہی نہیں ہیں بلکہ عالم ہونیکا مادہ بھی رکھتے ہیں آپ مباحثہ آریہ میں بھی شریک ہو کر انکے اعتراضوں کے جواب دینے میں دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ آپکے ان مباحثہ میں پرمیشور وغیرہ الفاظ کے آپکی زبان سے نکلنے پر اہلحدیث کے ایک نامہ نگار نے یہ اعتراض کیا کہ آپ "دیگراں را نصیحت خود را فضیحت" کے پورے مصداق بنتے ہیں۔ اللہ تعالی کے اسم پاک غیر عربی زبان میں لینے سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو غلطی قرار دیتے ہیں۔ اور خود اسکے مرتکب ہیں"

اس اعتراض کے جواب میں مولانا مختصر تبلیغ کے بعد ضیاء الاسلام امرتسر میں لکھتے ہیں۔ کہ میں اب بھی اسی کا قائل ہوں کہ اسماء الہی توقیفی ہیں۔ اسلئے اہلحدیث و جمہور محدثین کلا یہی مذہب ہے کہ خدا کے نام جو شریعت میں آ گئے ہیں انہی ناموں سے اللہ کو پکارنا چاہئے۔ اور مباحثہ میں جو لفظ پرمیشور میری زبان سے نکلا تھا وہ ستیارتھ کی نقل تھی"

مجھے مولاناؤں کی طرح یہ فتوی دینا نہیں ہے کہ جو "پرمیشور" کا کہنے والا کافر ہوگا۔ یا فاسق بلکہ مقصود یہ ہے کہ مولانا صاحب اور دیگر علماء "دیگراں را نصیحت خود را فضیحت" کے مصداق نہ بنیں۔ آخر مضمون میں اللہ کا نام غیر عربی زبان میں لینے پر ریمارک کرونگا۔ یہاں پر ہمیں یہ بھی دکھلانا چاہتا ہوں کہ جن حضرت نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اللہ کو پرمیشور کہنے پر کتاب لکھی ہے انہوں نے اپنے اس مضمون میں جسمیں اہلحدیث کے نامہ نگار کے اعتراض کا جواب دیا ہے اپنے اعتراض کا کہانتک خلاف کیا ہے

وہ لفظ جو میرے مضمون میں مسئلہ زیر بحث ہے لفظ "خدا" ہے۔ مولانا صاحب اس لفظ کو شرعی لفظ سمجھتے ہیں۔ مگر شرعی لفظ وہ نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بلکہ شرعی لفظ وہ ہیں جو دلائل شرعیہ قرآن۔ حدیث۔ اجماع صحابہ۔ قیاس مجتہدین سے ثابت ہوں "خدا" اور "خداوند کریم" فارسی زبان کے لفظ ہیں جیسے کے "ستودہ رب" کے ہیں جیسے پرمیشور سنسکرت زبان میں اور گاڈ انگریزی زبان میں اللہ کو کہتے ہیں ویسے ہی خدا فارسی زبان میں اللہ کو کہتے ہیں۔

ان کے مضمون میں بطور ذیل مقامات میں "خدا" اور "خداوند کریم" [illegible]

[illegible] نہیں۔

فرحت افزا گولی
قشعرج
... کی ضرورت
... کارخانہ عطر
... سے منگوا لیجئے
... جائیگی مفصل فہرست
... ارسال کیجائیگی
قیمت فی تولہ
... روپیہ تک

ahmadimuslim.de

(۱) آپ کے خدا کو کونسی ضرورت پیش آئی۔

(۲) اور حضرت جبرئیل کو خدا نے القا کیا اور نیز خداوند تعالیٰ میں کوئی واسطہ نہیں

(۳) علاوہ بریں جبرئیل کا سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر نہ جانے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ قرآن شریف خدا کا کلام نہیں۔

(۴) آریہ صاحبان جانتے ہیں کہ خدا دانا اور بڑا حکیم ہے۔

(۵) یہ تو روز روشن کی طرح ہر ایک کو معلوم ہے کہ خدا دانا اور بڑا رحیم اور مہربانی کرنیوالا ہے۔

(۶) لیکن کیا اس سے آپ کے خدا کی (نعوذ باللہ) یا وید کے مصنف کی جہالت اور عدم واقفیت ثابت نہیں ہوتی ضرور ہوتی ہے۔

(۷) اگر خبر نہ تھی تو خدا کا علم ازلی ابدی ہوا۔

(۸) کہ وید خدا کا الہام نہیں۔

(۹) اور ہمارے مسلمات سے ہے کہ خداوند کریم قادر مطلق بالاختیار ہے نہ بالاضطرار۔

(۱۰) اب بھی اگر خدا کو بکشپاتی کہیں تو آپ کا اختیار ہے۔

(۱۱) میرے خیال میں خدا کے فعل کو عبث کی طرف منسوب کرنا بہت ہی بُرا ہے۔

(۱۲) کہ یہ الفاظ کسی آدمی کے ہیں جو خدا کو یا دوسرے انسان کو مخاطب کرکے کہتا ہے ان الفاظ کے ہوتے ہوئے پھر بھی ویدوں کو خدا کا کلام اور آسمانی کتاب کہتے جائیں۔

(۱۳) پس ثابت ہوا کہ وید خدا کا الہام اور کلام نہیں ہو سکتا۔

(۱۴) اگر اس جز کو واجب الوجود اور قدیم کہیں تو خداوند تعالیٰ اور جوہر فرد دونوں واجب الوجود اور قدامت میں شریک ہونگے۔

(۱۵) لہٰذا خداوند تعالیٰ مرکب نہیں ہو سکتا۔ اور جز و لایتجزیٰ یا مادہ کو قدیم اور واجب الوجود ماننے سے یہ محال لازم آتا ہے۔ کہ خدا مرکب ہو۔

(۱۶) خدا میں پہلی تینوں صورتیں باطل ہیں پس ثابت ہوا کہ خدا کا قبضہ روح اور مادہ پر بالجبر ہے۔

(۱۷) کیا آپ کا خدا ایسا کمزور ہے اور ضعیف القویٰ ہے کہ بدون مادہ کے کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ تو پھر وہ خدا کہاں رہا؟ خدا میں تو بڑی شکتی اور طاقت ہے کہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۱۸) یعنی خداوند کریم سے تمام مادیات وغیر مادیات پیدا ہوئی۔

(۱۹) کہ خدا کے نام جو شریعت میں آئے ہیں انہی ناموں سے اللہ کو پکارنا چاہیے

(۲۰) اسی طرح سے میں نے جو خدا کا نام پرمیشور سنسکرت بولا تھا۔ وہ لفظ ترجمہ نہ تھا

ضیاء الاسلام میں مولانا کا وہ مضمون دیکھنے سے ایک بات اور پیدا ہو گئی جس پر ہمکو لکھنا ضرور ہوا لہٰذا ہم اللہ کا نام غیر عربی زبان میں لینے پر ریمارک کر کے اس مسئلہ پر بحث شروع کرینگے۔

الفقیر خیر۔ اس مسئلہ میں ہمارا قول فیصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام بطور علم کے غیر عربی زبان میں لینا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام انہی الفاظ میں لینا چاہیے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور جو اسماء حسنیٰ کے نام کے ساتھ موسوم ہیں لیکن بطور تذکرہ مباحث وغیرہ میں فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ اردو۔ انگریزی وغیرہ زبان میں لینا جائز ہے سے

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے ÷ عصائے پیری ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

موحدانہ غزل

از سید محمد فرخ

دل سے مضمون بدعت و سنت نکلنا چاہیے ÷ تابع قرآں کا اس سے جی بہلنا چاہیے

ہمکو بخشا ہے خدا نے شافع احمد رسول ÷ مومنو! تم کو مسرت سے اچھلنا چاہیے

اہل بدعت! خوف محشر کی نہیں کھٹکی ہے تم ÷ ڈر سے محشر کے تمہارا دل دہلنا چاہیے

دور ہے عقبےٰ کی منزل اور رستہ پر خطر ÷ رستہ تحقیق کا کے ہم کو چلنا چاہیے

ہمکو خارستان بدعت میں ہوا ہے دل ملول ÷ گلشن سنت میں اے دل اب ٹہلنا چاہیے

واسطے اصحاب دیں کے سرمۂ اتحاد ہے ÷ مصطفےٰ کی خاک پا آنکھوں سے ملنا چاہیے

شاہ کوثر نے کہا جب بدعتی کو دور دور ÷ راہ سنت سے بھلا پھر کیوں پھسلنا چاہیے

حشر کے نزدیک اب ہے کل کا ذب کو ÷ کلمہ اسلام والو! اب سنبھلنا چاہیے

امت احمد خدایا ہے گناہ میں مبتلا ÷ تیر دریائے مراحم اب ابلنا چاہیے

ناول اور ناٹک سے دل کو سست تاکا اب رہو ÷ سنت و قرآں سے جی کو بہلنا چاہیے

کرشن قادیانی سے ہم کیوں بیعت کریں؟

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم کرشن جی مہاراج یہ طمع دیتے تھے۔ کہ میری بیعت کرنیوالوں کو آسمان پر طاعون کا ٹیکہ ہو جاتا ہے۔ مگر جب ہم نے دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ جس مرزائی کو طاعون ہوا وہ نہ بچا۔ یہانتک کہ کرشن جی کے دائیں ہاتھ پر بیٹھنے والا اخبار البدر کا اڈیٹر محمد افضل قادیاں میں مرا اور امرتسر میں بھی جس مرزائی کو طاعون ہوا نہ بچا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ میری بیوی کو طاعون ہوا لیکن محض خدا کے فضل سے بچ گئی اب سوال یہ ہے کہ ہم کرشن جی کی کیوں بیعت کریں؟ امید ہے کہ مرزائی اسکا جواب دینگے۔

خاکسار محمد بخش امرتسر کٹڑہ خزانہ

فتویٰ

سوال نمبر ۱۰۸۔ بزرگوں کی وفات مولود کی تاریخ تقرب الیہم مقرر کیا تھا۔ بعد معلوم ہونے شرک و بدعت ہونے کہ بہ نیت ایصال ثواب کے انہیں تاریخ مقررہ پر کر سکتا ہے یا نہیں؟

ابو الحسن تبتی خریدار نمبر ۶۴۴

جواب نمبر ۱۰۸۔ تقرر تاریخ کو امر شرعی نہ جانے یعنی اس تاریخ سے کوئی مزید ثواب کا خیال نہ ہو تو کر سکتا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۹۔ زید نے بکر سے دو پونڈ چار خریدی مگر بکر نے تین پونڈ بھیجکر قیمت دو پونڈ کی وصول کی۔ ایک پونڈ زائد کو کیا کرنا چاہئے؟

حافظ رکن عالم از ماٹگمری

جواب نمبر ۱۰۹۔ بکر سے دریافت کیا جائے کہ اس نے تیسرا پونڈ غلطی سے بھیجا ہے یا دانستہ۔ غلطی سے بھیجا ہے تو واپس لینا چاہتا ہے تو واپس کرو۔ معاف کرنا چاہے تو معاف۔ بہر حال بکر سے دریافت ہو۔

سوال نمبر ۱۱۰۔ کفار اہل کتاب وغیرہ یعنی نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے ابدان ناپاک ہیں یا نہیں؟ اور ان لوگوں سے اہل اسلام کو مصافحہ و معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱۱۔ نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے ساتھ اکل و شرب کا کیا حکم ہے؟ درحالیکہ ماکول انکا تحریم شرعی نہ ہو اور نیز خمر و مردار و لحم الخنزیر سے پاک ہو۔ پس درصورت ان کفار و مشرکین کے ساتھ اہل اسلام کو کھانا پینا اور انکی دعوتوں اور ضیافتوں میں شریک ہونا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱۲۔ ذبیحہ اہل کتاب کا اہل اسلام کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ اور عند الذبح تسمیہ کہنا ضروری ہے یا غیر ضروری؟ یعنی اہل کتاب نصاریٰ و یہود کا ذبیحہ جو بدون تسمیہ کے ذبح کیا گیا ہو تو اسکا کھانا اہل اسلام کو روا ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱۳۔ بجواز استعمال ادویہ انگریزی کا کیا حکم ہے کہ اس کے بعض اجزاء کو ترکیب و اصلاح یا ادویہ دوائیں سے مرکب یا مخلوط ہوں لیکن وہ ادویہ نشہ نہ لاتی ہوں خصوصاً ایسے مواقع میں کہ جہاں اور کوئی طبیب سوائے ڈاکٹر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو۔

سوال نمبر ۱۱۴۔ اہل اسلام کو دنیوی معاملات میں کفار اہل کتاب اور غیر اہل کتاب کے ساتھ میل جول رکھنا اور لڑکی نصاریٰ وغیرہ کفرہ کی اہل اسلام کو نکاح کرنی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱۵۔ اہل اسلام کو علم و زبان انگریزی و ہندی سیکھنا درست ہے یا نہیں اور بعد تحصیل علوم دینی دیگر علوم۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ریاضی۔ منطق و فلسفہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنی جائز ہے یا گناہ؟ اور اس شعر کا کیا مطلب ہے؟ ؎

علم دین ست فقہ و تفسیر و حدیث + ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

اور اس شعر پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

سوال ۱۱۶۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس ملک ہندوستان میں جمعہ کی نماز ادا کرنی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ملک ہندوستان میں حکومت اسلامیہ مفقود اور سلطنت کفار موجود ہے۔ بعض علماء اس کے برعکس حکم دیتے ہیں۔ کہ گو کہ ہند میں حکومت اسلامیہ مفقود ہے۔ لاکن نماز جمعہ ادا ہو جاتی ہے۔ اور ضرور نماز جمعہ ادا کرنی چاہئے۔ بعض حضرات نماز جمعہ اور ظہر دونوں ادا کرتے اور ادا کرنیکا حکم دیتے ہیں۔ پس عوام اہل اسلام کو کس کے قول پر عمل کرنا چاہئے؟

سوال ۱۱۷۔ اذان اور اقامت میں آنحضرت کا نام مبارک سنکر انگوٹھے چومنے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ اور اسکو باعث محبت رسول مقبول اور کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔ پس یہ فعل ایسا ہے کار ثواب ہے یا مباح یا بدعت؟

سوال ۱۱۸۔ بعد ادائے نماز پنجگانہ و جمعہ باہم مصافحہ اور نماز عیدین کے بعد مصافحہ اور معانقہ کیا جاتا ہے پس یہ مصافحہ اور معانقہ درست و مباح ہے یا نہیں؟ اور مصافحہ و معانقہ کا محل اور موقع کونسا ہے۔ اور مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہئے یا صرف ایک ہاتھ سے۔ اور ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے میں نصاریٰ کے ساتھ مناسبت و مشابہت ہے یا نہیں؟

السائل حبیب الرؤف از پاسم ملک برار

جواب نمبر ۱۱۰۔ قرآن شریف میں ہے۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ یعنی مشرک ناپاک ہیں اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے کہ انکے بدن ناپاک ہیں یا دل ناپاک ہیں اس میں علماء کے دو گروہ ہیں لیکن قرآن شریف کی دوسری آیت میں یوں آیا ہے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی کفار جو کچھ کرتے ہیں ان کے کاموں نے ان کے دلوں پر زنگ لگا دیا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار و مشرکین کی نجاست قلبی ہے نہ بدنی پس مصافحہ معانقہ میرے علم میں ناجائز نہیں۔ واللہ اعلم عند اللہ

جواب نمبر ۱۱۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔ بلکہ کھانا بھی تھی اسلئے اسلام میں ممانعت نہیں۔

جواب نمبر ۱۱۲۔ قرآن شریف میں ہے۔ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ یعنی اہل کتاب کا طعام تمکو حلال ہے۔ اس طعام کی تفسیر میں علماء مفسرین نے گوشت وغیرہ مراد لیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر غیر اللہ (مسیح وغیرہ) کے نام پر ذبح نہ کریں تو جائز ہے۔

ahmadimuslim.de

جواب نمبر ۱۱۳ - شراب کا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں - حدیث شریف میں آیا ہے - ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام یعنی جو چیز زیادہ مقدار نشہ دے وہ تھوڑی بھی حرام ہے پس جس دوا میں شراب ہوگی خواہ کم ہو یا زیادہ وہ حرام ہے - ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں کوئی نہ کوئی دیسی طریق علاج کا نہو -

جواب ۱۱۴ - جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایکدفعہ یہودی کی زمین کو اجرت پہ پانی دیا تھا - حضرت یوسف علیہ السلام نے کافر بادشاہ کی نوکری کی -

جواب ۱۱۵ - جائز ہے - چونکہ علوم عربیہ کی تحصیل میں منطق فلسفہ پڑھا یا جاتا ہے تو تاریخ جغرافیہ نے کیا گناہ کیا ہے - جبکہ محدثین نے بھی علم حدیث کے لئے تاریخ دانی کو ضروری کہا ہے - شعر مذکور کا مطلب یہ ہے کہ دینی ضرورتوں کے لئے علم حدیث تفسیر اور فقہ پڑھنی چاہیئے - دینی ضرورتیں مسائل کی انکے سوا اور کسی علم سے متعلق نہ کرنی چاہئیں - ہاں اگر کوئی دنیاوی مطلب کسی علم سے حاصل کرنا ہو تو جائز ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عبرانی سیکھنے کیلئے ما مور فرمایا تھا -

جواب ۱۱۶ - مخبر عالم کی بات کی شہادت قرآن و حدیث دیں کسے قبول کریں جمعرکی شراللہ میں مسلمان بادشاہ کا ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر ثبوت اسکا نہیں - پس جو شخص مدعی ہواس سے ثبوت طلب کریں اگر کافی ثبوت دیگا تو خیر ورنہ دعویٰ غلط - مگر ثبوت مشکل بلکہ محال ہے -

جواب نمبر ۱۱۷ - بے ثبوت ہے - کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا - اسلئے بدعت ہے

جواب نمبر ۱۱۸ - مصافحہ عام طور پر تو سنت ہے مگر ان مواضع کی خصوصیت سے کرنا بدعت ہے ہاں اگر کوئی شخص ان مواضع کو بھی اسی عموم میں سمجھ کر کرے تو جائز بلکہ سنت ہے مصافحہ ایک ہاتھ سے ہی ہے دونوں سے بھی ہے (بخاری)

سوال نمبر ۱۱۹ - زید اپنی عورت ہندہ کو نکاح کر کے نو سال کا زمانہ ہوتا ہے - مذکور نے نو سال تک ہندہ کو اچھی طرح سے نہ رکھا اور تکلیف ہی دیتا تھا - اور نان و نفقہ سے تنگ کر رکھا تھا - اور بسبب تشتم اور مار شروع کر کے گھر سے چلدیا - ہندہ اپنے والدین کے گھر کو آگئی - اسنے کیوقت ہندہ کو حمل تھا - تولد ہونے کی پیشتر بھی ایکدفعہ شوہر کے مکان کو اپنی والدہ کو ساتھ لیکر گئی - ہندہ کو دیکھتے ہی زید نے کہا تو کیوں آئی میرے گھر کو میں تجھ سے راضی نہیں - چلا جا اپنے گھر کو - ہندہ شوہر کے مکان سے آکے چار سال کا عرصہ ہوتا ہے - تولد ہونے کی کیفیت بھی لکھکر روانہ کی - نہ تو خطوط کا جواب دیتا ہے نہ تو بلاتا ہے - نہ تو نان و نفقہ کی خبر لیتا ہے - اب ہندہ نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے - اس بارہ میں قرآن و حدیث سے کیا حکم ہے درج اخبار فرما کر جواب باصواب سے بندہ کو ممنون و مشکور فرماویں - اس شہر کا قاضی فسخ نکاح کر کے دوسرے کوئی شخص کو نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

راقم صوبیدار محمد زین العابدین پنشنر خریدار نمبر ۵۹۶ از پرلاکمڈی ضلع گنجام

جواب نمبر ۱۱۹ - قرآن شریف میں فرمایا ہے عاشروھن بالمعروف یعنی عورتوں سے حسن سلوک سے نباہ کیا کرو - حدیث شریف میں آیا ہے لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یعنی اسلام میں ضرر رسانی کسی طرح جائز نہیں - اسی لئے علماء میں ایسی عورت کے حق میں (جسکو خاوند بوجہ ناداری کے نان نفقہ نہ دے سکے) اختلاف ہوا کہ اسکا نکاح فسخ ہو جائیگا - یا نہیں - علماء حنفیہ اسکی مخالف تھے کہتے تھے لا یفرق بینہما لعجزہ عنہا ولکن بالاستدانۃ علیہ یعنی فسخ نکاح نہ کیا جاوے - بلکہ عورت کو حکم دیا جاوے کہ خاوند کے نام پر قرض اٹھا کر کھاوے - مگر چونکہ یہ تجویز بالکل ناپائدار تھی اسلئے کہ جو شخص نادار ہو اسکو خود تو قرضہ ملتا نہیں اسکے نام پر اسکی عورت کو کون دیگا اسلئے علماء حنفیہ نے خود اس رائے کو چھوڑ دیا چنانچہ شرح وقایہ میں ہے - اصحابنا لما شاھدوا الضرورۃ فی التفریق لان دفع الحاجۃ الدائمۃ لا یتیسر بالاستدانۃ والظاھر انھا لا تجد من یقرضھا وغنی الزوج امر متوھم استحسنوا ان ینصب القاضی نائبا شافعی المذھب یفرق بینھما یعنی ہمارے علماء نے جب علیحدگی کرا دینے ہی میں ضرورت سمجھی کیونکہ دائمی حاجت قرض لینے سے پوری نہیں ہو سکتی اور ایسا کوئی شخص مل ہی نہیں سکتا جو ہمیشہ عورت کو قرض دیتا جاوے اور خاوند کی آسودگی اور غنا ایک موہومی امر ہے اسلئے یہ بات پسند کیگئی ہے کہ قاضی اگر حنفی مذہب ہے - تو اپنا نائب کسی شافعی کو کردے جو ان دونوں میں تفریق کردے " (باب النفقہ)

جب نادار کے حق میں یہ حکم ہے جو ایک حد تک قدرتی معذور بھی ہے اور نان نفقہ کے علاوہ باقی حقوق زن وشوئی ادا کرتا ہے - تو جو ظالم نہ نان نفقہ دے نہ حقوق زن وشوئی ادا کرے - تو ایسے ظالم کے پھندے سے عورت مسکینہ کو بہت جلد چھڑا لینا چاہیئے - پس شہر کے قاضی یا مفتی صاحب عورت مذکورہ کا شرعی طور پر نکاح ثانی کرا سکتے ہیں -

سوال ۱۲۰ - ایک کس عورت مسلمان نے مذہب عیسائی اختیار کرلیا - اور اپنے خاوند مسلمان سے علیحدہ ہو کر عرصہ چھ سات ماہ تک عیسائیوں میں رہی اب پھر عورت مذکورہ مذہب عیسائی سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہوگئی ہے - آپ یہ فرماویں - کہ کیا بدون طلاق دیئے خاوند اول مسلمان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں -

سوال ۱۲۱ - ایک شخص نے ایک عورت بیوہ سے نکاح کیا - مگر بعد نکاح ہو جانے کے معلوم ہوا کہ ہنوز دو تین ... ماہ ہوئے تھے - اب کیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟ رحیم بخش از مراد ...

جواب نمبر ۱۲۰ - یہ عورت مرتد ہو گئی تھی تو مسلمان خاوند سے اسکا نکاح ٹوٹ گیا تھا - اب وہ خاوند مثل دوسرے اجنبی کے ... دو اشخاص سے کہ یہ عورت مذکور مسلمان ہو کر اس سے نکاح کرے یا کسی دوسرے سے برابر ہے - جواب نمبر ۱۲۱ - نکاح مذکور صحیح نہیں خدا فرماتا ہے ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ - یعنی جب تک عدت پوری نہ ہو نکاح کا ارادہ مت کرو

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

لالہ تارا چند صاحب آریہ اپدیشک نے تین سال کی کامل تحقیقات کے بعد مذہب اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام شیخ عبدالرحمن رکھا گیا ہے۔ ۲۴ کو ۵ بجے شام مینا بگر میں **قبول اسلام** پر گھنٹہ لیکچر دیا۔ آریہ مت اور اسلام کی تعلیم کا مقابلہ کیا تھا

بابو عبدالعزیز صاحب نگینہ بہار پرشاد) آجکل پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ لاہور۔ میانمیر۔ لودھانہ میں لیکچر ہوئے۔ مگر کوئی آریہ مہاشہ نہ بولا۔

امرتسر میں مسلمانوں نے عیدگاہ میں جمعہ کے روز علی العموم دفعیہ طاعون کے لئے دعا کی۔

کہتے ہیں ترکوں اور انگریزوں میں مصر کی وجہ سے کشیدگی ہوتی جاتی ہے۔ (خدا شر سے بدانگیزد کہ خیر ما دراں باشد)

امریکہ کے علاقہ میں جو زلزلہ شدید آیا ہے۔ کرشن قادیانی اسکو اپنا اثر بتلاتے ہیں کیوں نہو۔ آپکے وجود بے جود سے خیر کہاں؟)

دہلی میں مرزائیوں اور عیسائیوں میں مسئلہ صلیب مسیح پر بحث ہوئی نامہ نگار لکھتا ہے کہ مرزائی مسیح کی صلیبی موت سے منکر تھے۔ غالب رہے۔ مگر ان کے دلائل کا ذکر نہیں کرتا جن سے وہ غالب رہے۔ مرزائی اور کسی کام میں غلبہ پائیں مشتبہ امر ہے۔

کلکتہ میں بدمعاشوں کا ایک گروہ گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ گروہ متفرق ریلوے لائنوں پر دیسی مسافروں کو زہر دیکر ان کا مال و اسباب چرا لیتا تھا۔ (نتیجہ نکلا کہ مسافر کسی کے ہاتھ سے کوئی چیز کھانے سے احتیاط کریں)

اس گروہ کا سرغنہ رام سہائی ہے یہ شخص گذشتہ نومبر ہی میں جیلخانہ سے رہا ہوا تھا۔ اور اس نے رہائی پاتے ہی دیسی مسافروں کو دھتورا پلا کر بیہوش کرکے انکا مال اور اسباب لوٹنا شروع کر دیا۔

ہندوستان کے کئی شہروں میں گذشتہ ہفتہ سخت آتش زدگی ہوئی۔ لاکھوں روپے کا نقصان ہوگیا۔

کلکتہ کے جس شخص نے قیصر ہند کا تمغہ عجائب خانہ میں سے چرا لیا تھا۔ اسنے اپنے جرم سے اقبال کر لیا۔ مجسٹریٹ نے اسکو ۶ ماہ قید با مشقت کی سزا دی۔

کابل میں گذشتہ ماہ ۱۶ انچ برف باری ہوئی۔

روس کا پادری فادر گیپن جو اول انقلاب پسندوں کا سرغنہ تھا۔ روسی پولیس کا جاسوس بن گیا تھا۔ اسلئے روسی انقلاب پسندوں نے فادر گیپن کو خفیہ طور سے مار ڈالا

(ایسے کو ویسا)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۱ ماہ اپریل و تمام ہندوستان میں ۱۶۷۶۹ طاعونی اموات بمقابلہ ہفتہ سابقہ کی ۱۵ ہزار موتوں کے ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۷۲۹۳ ممالک متحدہ میں ۳۸۱۲ بنگال میں ۳۵۱۸۔ احاطہ بمبئی میں ۱۹۱۴ اور بہار میں ۱۸۵ موتیں ہوئیں۔ (خدا اپنے بندوں پر رحم فرما دے)

بابو سریندر ناتھ بنرجی کو جو مانہ ہونے سے ہندوؤں میں عموماً اور بنگالیوں میں خصوصاً نیا جوش پھیل گیا ہے۔

بندروں کی زبان۔ سکاگو یونیورسٹی میں بندروں کی زبان سیکھنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس غرض کے لئے بہت سے بندر پنجروں میں رکھے گئے ہیں۔ (شاید یہ ان لوگوں نے تحریک کی ہوگی جنکا خیال ہے کہ انسان پہلے بندر تھا۔ ترقی کرتا کرتا انسان بن گیا اب ابتدائی زبان سیکھنے کا پھر شوق ہوا)

اگرچہ جاپانی عورتیں اپنے سر کے بالوں کی نہایت شائق ہوتی ہیں۔ پھر بھی بہت سی عورتوں نے بالوں کے سنگار کا خرچ کاٹ کر وہ رقم خرچہ جنگ کے چندہ میں دینی شروع کی ہے۔

پشاور کی سرحد پر شب قدر کے قریب دو جا میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا چار دیہاتی مارے گئے۔ ڈاکو اپنے ساتھ کچھ مال بھی لے گئے۔ اور باوجود سخت تعاقب کے ہاتھ نہیں آئے۔

سانفرانسسکو (امریکہ) میں صبح ۶ بجے زلزلہ آیا۔ لوگ گھروں سے نکلکر باہر بھاگے۔ زلزلہ تین منٹ تک رہا۔ شمال مشرقی اوکلاہامہ کے حصہ میں بہت نقصان پہنچا۔ تمام ضلع میں بہت نقصان ہوا۔ ایک سو آدمی مر گئے۔ اور تقریباً ایک ہزار زخمی ہوئے۔ گرمی ہو رہی تھا۔ قصبوں میں آگ لگ گئی۔ تمام شہر میں پھیلنے کا اندیشہ بھی ہوا۔ اور گیس کی نالیوں کے پھٹنے اور پانی کی نالیوں کے سبب سے آگ بجھانے میں بڑی دقت پیش آئی۔

باب عالی نے مہاجرین کی خبر گیری مجلس سے ہجرت کرکے آنیوالوں کی بابت معلومات طلب کی ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں کس قدر تارک الوطن مسلمان بلاد عثمانیہ میں آکر آباد ہوئے ہیں اور حکومت عثمانیہ نے انکی امداد پر کس قدر رقم خرچ کی ہے۔ احکام سلطانی صادر ہوئے ہیں کہ مہاجرین کو جو زمینیں دی گئی ہیں ان میں سے جہانتک ممکن ہو کوئی قطعہ غیر مزروعہ نہ رہنے پائے تاکہ آبادی کا فائدہ فوت نہ ہو۔

جموں۔ گوجرانوالہ میں طاعون زوروں پر ہے۔ امرتسر میں پلیگ کے ساتھ کالرا کی شکایت بھی

سامانِ تندرستی

بھتی ست اکسیر دفعیہ نامردی

اس ست میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی بتی روغن کی

جسکو استعمال سے مریض بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی بتی پڑیکی ہے جسے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا۔ اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ ست ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ہے

جواہر تبصرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ۔ اور نسیان کے لئے از حد مفید ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والوں کو اس کا ہمیشہ استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ۶

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور دماغی و بدنی کمزوری درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر بھی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو چو رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کر دیتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے جماع کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک و یونانی طب کی کتابیں اسکی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی عمدہ اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایک دفعہ آزمائیے۔ [illegible] قیمت فی چھٹانک (دس سے کم روانہ نہ کیجائیگی) معہ محصول ڈاک

مسکِ جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہوتی جاتی ہے۔ قیمت [illegible] (دس سے کم روانہ نہ کیجائیگی) معہ محصول [illegible]

صغرسنی شادی

کے مضرات اور نقصان سے بچنا چاہو۔ تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت ۷ ر

المشتہر

علم الدین مینیجر دی میڈیسن ایجنسی

کٹڑہ قلعہ۔ امرتسر۔ (پنجاب)

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ بن سکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ عہ سے صہ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۶ سے ۹ تک فی عدد
” زرین ع سے عہ ” ”	” زرین عہ ” صہ ”
پٹی دیسی اونی ۱۲ ” ۱۳ ” فی جوڑہ	پٹی سرج عہ ” صہ ” فی جوڑہ
” پشمینہ ے ” صہ ” ”	” جرابیا عہ ” عہ ” ”
کمبل دیسی ے ” صہ ” فی عدد	کمبل فوجی للعہ ” عہ ” فی عدد
لوئی سفید عہ ” عہ ” ”	چادر پشمینہ عہ ” صہ ” ”
جراب و دستانہ اونی ۸ ” عہ ” فی جوڑہ	بنیان و پاجامہ اونی عہ ” صہ ” ”
” سوتی عہ سے عہ تک فی درجن	” سوتی ۶ سے عہ تک ” ”
فوجی زین خاکی ۱۲ گز سے عہ تک	پٹی براؤن کوٹ فی تھان ۸ سے عہ تک ۹ گز
صافہ لٹھا اودہ ے سے صہ تک	رومال سوتی عہ سے عہ تک فی درجن
انابند سوتی ۹ سے ۱۲ تک فی عدد	صافہ لٹھا خاکی عہ سے عہ تک
” ریشمی ۱۲ ” ے تک ”	رومال ریشمی ۸ سے ے تک فی عدد
تھان گبرون باریک و موٹا للعہ سے عہ تک	چوتہی و دوتہی ے سے عہ تک ”
جوتہ سادہ ساخت لدھانہ عہ سے للعہ ”	دری براہ پلنگ عہ سے ے تک
” زرین ہوشیارپوری عہ سے عہ ”	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے
لنگیاں اڑھنی کی عہ سے ے ”	ہماری فہرست منگوا کر دیکھو۔
نگین لوئی ۲ گز طول ۲ گز عرض عہ سے عہ تک	

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب لنگیان۔ کمربند۔ سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ چار سوتی و زرین۔ بیج اونی و سنہری و سہری ویلس اونی و سنہری و سہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ

سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو چہارم حصہ قیمت پیشگی یا نقد روپے آنے پر پارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودھانہ۔

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا